مرثیہ

بطرز جدید

کون ہے زخم پر زخم کھائے ہوئے
بے محابا لہو میں نہائے ہوئے
مرنے والوں کے صدمے اٹھائے ہوئے
دل میں یادوں کی دنیا بسائے ہوئے
یہ ہے محبوبِ رب۔ شہسوارِ عرب
سید خوش لقب۔ شاہِ گلگوں قبا
وارثِ انبیاءؑ۔ سرور اولیاء
صورتِ مصطفیٰؐ۔ سیرتِ مرتضیٰؑ

جس کے قبضے میں ہے ذوالفقارِ علیؑ

www.emarsiya.com

اس کے سب یار انصار مارے گئے
سوئے جنت سب آنکھوں کے تارے گئے
چند خیمے مگر سوگواروں کے ہیں
جن کے کندھوں پہ اسلام کا بار ہے
اس کے باوصف وہ حوصلہ مند ہے
وہ دلاور ہے غازی ہے جرار ہے
گرچہ مجروح اس کا تنِ زار ہے
پھر بھی اس کے لبوں پہ وہ للکار ہے

جس سے لرزہ براندام ہے ہر شقی

www.emarsiya.com

تین دن تک وہ مظلومِ پیاسا رہا
قرب کی منزلوں سے شناسا رہا
صبر کی تھپکیوں سے مگر پیاس کو
لوریاں دے کے شاید سُلاتا رہا
آگ جو سوز بن کر سلگتی رہی
صبر کے پانیوں سے بجھاتا رہا
ایسے عالم میں بھی اس کی ہر کاٹ پر
جسم گرتے رہے سر اچھلتے رہے

دیکھی دنیا نے پھر ضربتِ حیدریؑ

www.emarsiya.com

بہر ابلاغ حق اس کی یلغار تھی
اس کی ہر ضرب جرأت کا شہکار تھی
ہر ادا اس کی مومن کا کردار تھی
قابلِ رشک پیاسے کی پیکار تھی
فطرتاً اس کی تلوار خونخوار تھی
اس کی ہر ضرب اللہ کی مار تھی
دین کے باغیوں سے بگڑتا رہا
سر بکف ہو کے دشمن سے لڑتا رہا

سر کیا اس نے جبروتِ شاہنشہی

www.emarsiya.com

یک بیک اک منادی نے آواز دی
روک لے ہاتھ لختِ دلِ مرتضیٰؑ
پہنچی تاریک غاروں میں تیری ضیا
تو ہی دراصل ہے فاتحِ کربلا
تو ہی میری مشیت کا رمز آشنا
تیری تلوار شعلہ لپکتا ہوا
تیری تلوار جادو ہے یا اک فسوں
تو ہے معنی و مفہومِ لا یحزنوں

تو ہے باغِ نبوت کا سرو سہی

www.emarsiya.com

دفعتاً دل کی دنیا بسائے ہوئے
اپنے معبود سے لو لگائے ہوئے
سجدۂ حق میں وہ اک نمازی جھکا
جس کو جھکنا تھا آخر وہ غازی جھکا
ہر عبادت کی وہ انتہا بن گیا
وقتِ آخر خدا کی رضا بن گیا
بن گیا وہ ذبیحِ خدا بن گیا
ابتدا جس کی کی تھی براہیمؑ نے

آج اس عشق کی انتہا ہو گئی

www.emarsiya.com

ہے اولی الامر بھی اور مامور بھی
ہے امامت عبادت پہ مجبور بھی
دل نشیں اس کے سجدوں کا دستور بھی
روحِ مظلوم مائل بہ پرواز ہے
یا نئی زندگی کا یہ آغاز ہے
جانے کیا بھید ہے جانے کیا راز ہے
ان خلاؤں کے پیچھے اک آواز ہے
واسطے تیرے جنت کا درباز ہے

خاطرِ مطمئن ارجعی! ارجعی!

www.emarsiya.com

لاش روندی گئی شاہِ مظلوم کی
ظلم پر ظلم سید پہ ہوتے رہے
میں سمجھتا ہوں اسلام روندا گیا
وادی نینوا میں مسلمان کا
بک گیا دین ایمان بیچا گیا
کربلا میں جو پیاسا رہا تین دن
اس مسافر کا اسباب لوٹا گیا
امتی امتی جس کے جد نے کہا

وہ پکارا کیا شیعتی شیعتی

www.emarsiya.com

سجدہ حق میں اے دوستو شاہ کی
پشت گردن پہ خنجر چلایا گیا
دکھ تو یہ ہے کہ سر کاٹ کر شاہ کا
نوک نیزہ پہ اس کو چڑھایا گیا
اور قریہ بہ قریہ پھرایا گیا
شادیانے خوشی کے بجائے گئے
جانے کس جرم میں پشتِ سجاد پر
وقفے وقفے سے کوڑے لگائے گئے
کوفہ و شام تک بیکسی کی فضا

قافلے پر بہ ہر گام چھائی رہی

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

اہل بیتؑ رسالت کی شہزادیاں
ننگے سر آج اونٹوں پہ اسوار ہیں
اپنے بالوں سے چہرے چھپائے ہوئے
گردنوں کو حیا سے جھکائے ہوئے
سامنے شہرِ کوفہ کا بازار ہے
حاکمِ وقت ہے اور دربار ہے
آدمیت کے سر پر لٹکتی ہوئی
یہ حکومت ہے یا ایک تلوار ہے
یہ خلافت ہے یا ایک آزار ہے

جس میں ہے مبتلا بزم دانشوری

www.emarsiya.com

اُف وہ لب اُف وہ دندانِ گوہر نما!
چومتے تھے جنہیں احمدِ مجتبیٰؐ
اک زنا زادہ بیٹھا ہوا تخت پر
چھیڑتا تھا چھڑی سے وہ پاکیزہ لب
ہاتھ ٹوٹے نہ اس کے مگر ہے غضب
ہائے تقدیر کی کار فرمائیاں
اللہ اللہ مصائب کی پہنائیاں
اور آلِ علیؑ کی شکیبائیاں

ہو کے انسان جو کر گئے داوری

www.emarsiya.com

جس کو کہتے ہیں عابدؑ وہ بیمار ہے
کاروان محبت کا سالار ہے
منزلیں پر خطر راہ پرخار ہے
اور گردن میں طوقِ گرانبار ہے
یہ صلیبِ محبت ہے یادار ہے
اس کے دل میں ہے جو آشکارا نہیں
چارہ گر ہے یہ کوئی بچارہ نہیں
منزلیں مار کر بھی یہ ہارا نہیں

اس کی تسبیح ہے یا علیؑ یا علیؑ

www.emarsiya.com

دشتِ غربت میں صحرائے پر ہول میں
اف وہ سجادؑ کی جادہ پیمائیاں
سامنے کوئی اپنا پرایا نہیں
دھوپ ہی دھوپ ہے کوئی سایہ نہیں
بے خطر آزمائش گہ شوق میں
لٹ کے یوں کوئی شہزادہ آیا نہیں
پا بہ زنجیر ہو کر بھی اے دوستو
ڈگمگایا نہیں لڑکھڑایا نہیں

اس کے بابا نے کی اس کی سیرت گری

لو وہ اندوہ شام و سحر ختم ہے
ہر مسافرِ کا گویا سفر ختم ہے
بالمقابل دیار دمشق آ گیا
یعنی منزل پہ سلطان عشق آ گیا
منجمد آج دورِ مہ و سال ہے
اب کہاں آلِ ہاشم کا اقبال ہے
دینِ کی روح دراصل پامال ہے
گوشے گوشے میں ابلیس کا جال ہے

اب کہاں شوکت و شان پیغمبریؐ

www.emarsiya.com

جانے کیا حالتِ کوفہ و شام تھی
لوگ توہینِ اسلام کرتے رہے
دیکھ کر بادہ نوشی 'اولی الامر' کی
لوگ شغلِ مے و جام کرتے رہے
سر پہ وہ تاج الفقر و فخری کہاں
جو خلافت تھی وہ سلطنت بن گئی
وہ جو فرعون و ہامان و شداد تھے
پیروی ان کی گویا صفت بن گئی

دین کی بات بیکار سمجھی گئی

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

حاکمِ وقت کہنے لگا برملا
''دین اولاد ہاشم کا اک کھیل تھا
اصل میں کوئی پیغام آیا نہ تھا
کربلا کا انوکھا نہیں حادثہ
یہ تھا ردعمل غزوہ بدر کا
میں نے اپنے بزرگوں کا بدلہ لیا
میرے اجداد موجود ہوتے اگر
میں بتاتا انہیں میرا اونچا ہے سر

مجھ کو دشمن پہ حاصل ہوئی برتری''

وہ خلافت جو آدم کو حق سے ملی
بعد آدم وہ حصہ تھا داؤد کا
جو ملی بعد داؤد ہارون کو
اس خلافت کے وارث تھے شیرِ خدا
جو بھی مولا کی معصوم اولاد ہے
تا قیامت خلافت کی حقدار ہے
اس پہ دعویٰ کسی غیر کا ہے غلط
بوریا تو خلیفہ کو درکار ہے

اور اغیار کو تختِ شاہنشہی

www.emarsiya.com

وہ خلافت جو فی الارض قائم ہوئی
اس کی اک شرط عصمت ہے اے دوستو
جس خلیفہ کو منصوب خالق کرے
اس کی واجب اطاعت ہے اے دوستو
جو ہے اس کے علاوہ میرے ساتھیو
اور سب کچھ ہے لیکن خلافت نہیں
حاکمِ شام حق کا خلیفہ نہ تھا
اس کو کہنا خلیفہ شرافت نہیں

مانگتا ہے جو بیعت بزور شہی

www.emarsiya.com

کربلا تھا جہاد ایک کمزور کا
دینِ فطرت کے باغی سے، غدار سے
تین دن تک جو مظلوم پیاسا رہا
جنگ کی اس نے نیزے سے تلوار سے
یہ خلیفہ تھا بعد علیؑ و حسنؑ
جس کے حق میں وصیت بھی موجود تھی
وہ مجاہد تھا منجملہ پنج تنؑ
معرکہ یہ مگر حق و باطل کا تھا
لٹ گیا جس میں ابلیس کا بانکپن

اور باطل کا سب غمزہ دلبری

www.emarsiya.com